

اجماعتیہ مکتبہ
والیہ = ۲۴/۱۲/۲۰۲۳

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مفہی صاحب درجہ ذیل مسائل کے متعلق ہماری رہنمائی فرمادیں۔

ہمارے ہاں جب کوئی مر جاتا ہے تو عورتیں میت کے پیاس اپنے بیٹھ کر اوپنچی آواز سے بین کر کے روٹی ہیں اور اس میت کی باتیں بھی کہہ کر کہ وہ ایسا تھا بین کر تیں ہیں تو ان کا ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟

اسی طرح ہمارے ہاں جم کوئی مر جاتا ہے تو تیسرے دن چاول وغیرہ پکاتے ہیں اور سب کو کھلاتے ہیں کیا یہ شرعاً درست ہے؟

نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ نماز جنازہ کے کیا اور کتنے فرائض ہیں؟

اگر نماز جنازہ شروع ہو جائے اور وضو میں مشغول ہونے سے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تمیم کر سکتے ہیں یا نہیں (پانی موجود بھی ہوتا ہے) اگر تمیم کرنا درست ہے تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

جنازہ کے ساتھ جو چالیس قدم چلا جاتا ہے اس کی کیا فضیلت ہے؟

المستفتی: علی صوابی.

فون نمبر.

03443262980





السلام عليكم ورحمة الله وبركاته!

مفتي صاحب درجه ذيل مسائل کے متعلق ہماری رہنمائی فرمادیں

ہمارے ہاں جب کوئی مر جاتا ہے تو عمر تین میت کے پاس بیٹھ کر اوپھی آواز سے بین کر کے روئی ہیں اور اس میت کی باتیں بھی کہہ کر کہ وہ ایسا تھا بین کر تیں ہیں تو ان کا ایسا کرنے کا کیا حکم ہے؟
اسی طرح ہمارے ہاں جب کوئی مر جاتا ہے تو تیسرے دن چاول وغیرہ پکاتے ہیں اور سب کو کھلاتے ہیں کیا یہ شرعاً درست ہے؟

نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ نماز جنازہ کے کیا اور کتنے فرائض ہیں؟

اگر نماز جنازہ شروع ہو جائے اور وضو میں مشغول ہونے سے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تمیم کر سکتے ہیں یا نہیں (پانی موجود بھی ہوتا ہے) اگر تمیم کرنا درست ہے تو اس کا کیا طریقہ ہے؟
جنازہ کے ساتھ جو چالیس قدم چلا جاتا ہے اس کی کیا فضیلت ہے؟

المستفتی: علی صوابی

فون: 03443262980



الجواب حامد أو مصلياً

1--- واضح رہے کہ کسی بھی میت پر اس طرح رونا کہ آنسو تو جاری ہو لیکن چنچ و پکار اور جزع فرع وغیرہ نہ ہو تو ایسا رونا مباح ہے۔ البتہ جزع و فزع، ناشکری کے کلمات اور نوح وغیرہ ہو تو حرام ہے، لہذا صورت مسئولہ میں عورتوں کا اوپھی آواز سے رونا اور بین کرنا شرعاً درست نہیں ہے، اس سے احتساب ضروری ہے۔

2--- جو کھانا اہل میت کی طرف سے فوٹگی کے پہلے یا تیسرے دن کے علاوہ کسی بھی دن التزامی طور پر خیرات اور ختم کے نام سے لوگوں کو کھلایا جاتا ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ایسا کرنا مکروہ اور بدعت ہے اور اس سے احتراز لازم ہے۔ (ماخوذ از تبویب: 79/7)

3--- واضح رہے کہ بغیر عذر کے مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا مکروہ ہے لہذا مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیے البتہ اگر کوئی عذر (مثلاً بارش وغیرہ) ہو تو عذر کی وجہ سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں، جس کی سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ جنازہ، امام اور چند مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور باقی مسجد کے اندر ہوں۔ (ماخوذ از تبویب: 149/30)



4۔۔ واضح رہے کہ نماز جنازہ کے دو فرض ہیں (1) چاروں تکبیرات (2) قیام لہذا اگر ان میں سے کوئی ایک بھی چھوٹ جائے تو نماز جنازہ ادا نہیں ہوگی ۔

5۔۔ جب کسی شخص کو نماز جنازہ فوت ہونے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے تمیم کر کے نماز جنازہ پڑھنا شرعاً جائز ہے بشرطیکہ یہ شخص میت کا ولی نہ ہو۔ (ماخوذ از تبویب: 25/485)

6۔۔ تمیم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پاکی کی نیت سے مٹی (یا جو چیز میں کی جنس سے ہو) پر پھیر کر ان کو جھاڑ لے اور اچھی طرح چہرے پر اس طرح پھیر لے کہ کوئی جگہ خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کو کہیوں تک اس طرح پھیر لے کہ کوئی جگہ خالی نہ رہے۔ (ماخوذ از تبویب: 93/16)

7۔۔ جنازہ کے ساتھ چالیس قدم چلنے پر چالیس بڑے گناہ معاف ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "من حمل جوانب السریر الاربع كفر الله عنه أربعين كبيرة" (جس نے میت کی چار پائی کو اٹھایا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہوں کو معاف کرتے ہیں)

للمسئلۃ الاولی

کما فی شرح معانی الآثار (30/2)

عن جابر بن عبد الله عن عبد إلى ابنه إبراهيم وهو يحيى بن نفسه فأخذته النبي صل الله عليه وسلم فوضعه في حجره حتى خرجت نفسه فوضعه ثم بكى فقلت يا رسول الله أتبكي وأنت تنهي عن البكاء فقال إني لم أنه عن البكاء ولكن نهيت عن صوتين أحقين أخبر رسول الله صل الله عليه وسلم في هذا الحديث ببكاء الذي نهى عنه في الأحاديث الأولى وأنه البكاء الذي معه الصوت الشديد ولطم الوجه وشق

في المعجم الأوسط لأبو القاسم الطبراني (346/8)

عن أسماء بنت يزيد قالت لما توفي إبراهيم بن رسول الله صل الله عليه وسلم بكى رسول الله صل الله عليه وسلم فقال أبو بكر الصديق أنت أحق من علم الله حقه فقال تدمع العين ويحزن القلب ولا نقول ما يسخط رب وإنما ينادي إبراهيم لحزنه لمر وهذا الحديث عن بن خيثم إلا مسلم بن خالد.

للمسئلۃ الثانية

کما فی مشکاة المصایح (27/1) مط: قدیمی

عن عائشة قالت: قال رسول الله صل الله عليه وسلم "من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو رد"

وفی مرقة المفاتیح (336/1)

من أحدث في الإسلام رأيا لم يكن له من الكتاب والسنة سند ظاهر أو خفي ملفوظ أو مستنبط فهو مردود عليه قيل في وصف الأمر بهذا إشارة إلى أن أمر الإسلام كمل وانتهى وشاع وظهر



ظهور المحسوس بحيث لا يخفى على كل ذي بصر وبصيرة فمن حاول الزيادة فقد حاول أمراً غير مرضي لأنه من قصور فهمه رأه ناقصاً.
وفي رد المحتار (٢٤٠/٢) مط: قديمي

ويكره اتخاذ الضيافة من الطعام من أهل الميت لأن شرع في السرور لا في الشرور، وهي بدعة مستقبحة.

للمسئلة الثالثة

كما في تنوير الأ بصار مع الدر المختار (٢٢٤/٢) مط: سعيد

(وكرهت تحربياً) وقيل (تنزيهاً في مسجد جماعة هو) أي الميت (فيه) وحده أو مع القوم (وأختلف في الخارج) عن المسجد وحده أو مع بعض القوم (والمحترم الكراهة) مطلقاً خلاصة بناء على أن المسجد انبني للمكتوبة وتوباعها.

وفي رد المحتار (٢٢٥/٢) مط: ايچ، ايم، سعيد

(قوله مطلقاً) أي في جميع الصور المقدمة كما في الفتح عن الخلاصة وفي مختارات النوازل سواء كان الميت فيه أو خارجه هو ظاهر الرواية وفي رواية لا يكره إذا كان الميت خارج المسجد.

وفي المبسوط للسرخسي (٦٨/٢) مط: دار الفكر

وتكره الصلاة على الجنازة في المسجد عندنا و قال الشافعى رحمه الله عليه لا تكرهه.

للمسئلة الرابعة

كما في الدر المختار (٢٠٩/٢) مط: بيروت

(وركتها) شيئاً (التكبيرات) الأربع، فال الأولى ركن أيضاً لا شرط، فلذا لم يجز بناء أخرى عليها (والقيام) فلم تجز قاعدة بلا عذر.

وفي بدائع الصنائع (٣١٢/١) مط: بيروت

وأما بيان كيفية الصلاة على الجنازة في ينبغي أن يقوم الإمام عند الصلاة... ثم يكبر الأربع تكبيرات.

للمسئلة الخامسة

كما في الهندية (٣١/١) مط: بيروت

ويجوز التيمم إذا حضرته جنازة والولي غيره فخاف أن استغل بالطهارة أن تفوته الصلاة،
ولا يجوز للولي هو الصحيح.

وفيه أيضاً (٢٤٥/١) مط: بيروت

قوله بخلاف صلاة الجنازة أي فإن تيمماً تجوز به سائر الصلوات لكن عند فقد الماء واما عند وجودها از اخاف فتها فأنها تجوز به الصلاة على جنازة أخرى اذا لم يكن بينهما فاصل كما مر ولا يجوز به غيرها من الصلوات إلخ

للمسئلة السادسة

وفي الدر المختار (٢٣٠/١) مط: بيروت

وشرعاً (قصد صعيد) شرط القصد لأن النية (مطهر) خرج الأرض المتراجدة إذا جفت فإنها كالماء المستعمل (واسمعه الله) حقيقة أو حكم التيمم بالحجر الأملس (بصفة مخصوصة)



هذا يفيد أن الضربتين ركن، وهو الأصح الأحوط (ل) أجل (إقامة القربة) خرج التيمم للتعليم فإنه لا يصلى به. وركنه شيئاً: الضربتان، والاستيعاب. وشرطه ستة: النية، والمسح، وكونه بثلاث أصابع فأكثر، والصعيد، وكونه مطهراً، فقد الماء.
وفي بدائع الصنائع (45/1) مط: بيروت

هو ضربتان ضربة للوجه وضربة للدين إلى المرفقين
للمسئلة السابعة

كمافي نيل الاوطار (4/85) مط: بيروت

«مَنْ حَمَلَ جَوَابِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَ كَفَرَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَيْرَةً»

وفي كنز العمال (15/598) مط: بيروت

من حمل قوائم السرير الأربع إيماناً واحتسباً حط الله الأربعين كبيرة." ابن النجار - عن أنس".

وفي مجمع الزوائد (3/26) مط: بيروت

عَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَمَلَ جَوَابِ السَّرِيرِ الْأَرْبَعَ كَفَرَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ كَيْرَةً" وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

بندہ محمد عمر عفان الدین عن

دارالافتاء جامعة اشرف المدارس کراچی

۰۱/ جمادی الاول ۱۴۴۲ھ

۱۷/ ۱۲/ ۲۰۲۰ء

الجواب صحيح
محمد الدین عن
۳/۵/۲۰۲۰ء

الجواب صحيح
بندہ محمد الدین عن
۲۵/ ۵/ ۱۴۴۲ھ

الجواب صحيح
احسان الدین عن
۳۰/ ۵/ ۱۴۴۲ھ

